AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں شیخین رضی اللہ عنہما کا بحیثیت امیر لشکر جہادی خدمات کا تحقیقی مطالعہ

A Research study of the Sheikhain(رضی اللہ عنہما)services as leaders of Jihadi armies during the era of the Prophet Muhammad(ﷺ)

Syed Ashfaq Ahmad
PhD Scholar of Islamic studies NCBA&E Sub Campus Multan
engrashfaqahmad3451@gmail.com

Dr.Hafiz Muhammad Arshad Habib
Assistant Professor NCBA&E Sub Campus Multan
arshadhabib12@gmail.com

Razia Sultana
PhD Scholar of Islamic Studies NCBA&E Sub Campus Multan
razia.sultana2480@gmail.com

Abstract
Hazrat Abu Bakr Siddiq and Hazrat Umar Farooq (رضی اللہ عنہما) are among the first caliphs. In most books of hadith and jurisprudence, the word "shaykhain" is used to refer to both men together. On several occasions, the Prophet (ﷺ) sent military forces under the leadership of Hazrat Abu Bakr Siddique and Hazrat Umar to combat the enemies of Islam. Who have been mentioned in various places in the books of biography and history. Hazrat Abu Bakr Siddique was dispatched as the Amir of the army on the occasions of the Battle of Uhud, Battle of Khandaq, Battle of Faraza, Battle of Saria Bani Kalab, Battle of Khyber, Battle of Tabuk and Karaa Al Ghumayim. Similarly, Farooq Azam was also given the leadership of several military forces, such as Ghazwa Khandaq, Ghazwa Khyber and Jang Tarba etc. Both of these individuals rendered invaluable services in these wars, achieved great victories, and demonstrated their military prowess in these wars. The fact that the Messenger of Allah (ﷺ) repeatedly sent these men to various fronts confirms that the Messenger of Allah (ﷺ) had complete confidence in the bravery, courage, and military prowess of these men. Perhaps the purpose of sending them both to different military fronts is to further improve their military capabilities. And then, going forward, he fully demonstrated these same military capabilities during his reign. And greatly expanded the Islamic empire. Our purpose in writing this article is to bring the military services of Hazrat Abu Bakr Siddique and Hazrat Umar Farooq to the attention of the general public.
Keywords: Hazrat Abu Bakr, Hazrat Umar, Ghazwa, military, Prophet

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اگر اس عنوان کے تحت "عہد رسالت ﷺ میں شیخین رضی اللہ عنہما کا بحیثیت امیر لشکر جہادی خدمات کا تجزیاتی مطالعہ" پر سابقہ تحقیقی کام کا مطالعہ کیا جائے تو سیرت واحادیث کی کتب میں مختلف مقامات پر اس حوالے سے مستند معلومات تو ضرور فراہم کی گئی ہیں جو تاریخ، سیرت اور احادیث کی مصادر کتب میں بکھری پڑی ہیں لیکن کسی ایک کتاب، آرٹیکل یا مقالہ کی صورت میں یہ معلومات مکمل طور پر ایک جگہ فراہم کی گئی ہوں تو اس کی کوئی مثال موجود نہیں ہے وقت اور حالات کا تقاضا ہے کہ مذکورہ معلومات کو ایک آرٹیکل کی صورت میں مرتب کر کے عوام الناس کے سامنے لایا جائے۔

تمہید

آنحضرت ﷺ کے بعد پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دوسرے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں اکثر احادیث و فقہ اور سیرت کی کتب میں شیخین کا لفظ دونوں پہلے خلفاء حضرات ابو بکر صدیق اور فاروق اعظم کا یکجا تذکرہ کرتے ہوئے کیا گیا ہے خاص طور پر جب دونوں کے بارے میں کوئی مشترکہ بات یا دونوں کے درمیان کسی مسئلہ پر اتفاق ہو اور اسے بیان کرنا ہو تو شیخین کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ لسان نبوت ﷺ سے بھی شیخین کا لفظ ادا ہوا ہے:

"عن أبي هريرة، قال: خرج نبي الله صلى الله عليه وسلم متكئا على علي، فاستقبله أبو بكر وعمر، فقال: يا علي، أتحب هذين الشيخين؟ قال: نعم.قال: أحبهما تدخل الجنة"(1)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی سے ٹیک لگائے باہر نکلے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آپ ﷺ سے ملے آپ ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تم ان دونوں شیخین سے محبت کرتے ہو۔ آپ (حضرت علی) نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں سے محبت کرو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

متعدد روایات ایسی ہیں جن میں شیخین کی عظمت و فضیلت کو بیان کیا گیا مضمون کی طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے ان بے شمار روایات میں سے صرف مسند احمد کی ایک روایت درج ذیل ہے:

"عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَقَالَ: " يَا عَلِيُّ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَشَبَابِهَا بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ "(2)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ سامنے سے حضرات شیخین رضی اللہ عنہما تشریف لاتے دکھائی دیئے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے علی! یہ دونوں اشخاص انبیاء و رسل کے سوا جنت کے تمام ضعیفوں اور جوانوں کے سردار ہیں۔

ترغیب جہاد

ہجرت مدینہ کے بعد جب مشرکین نے اہل اسلام کے خلاف لشکر کشی کا آغاز کیا تو اللہ رب العزت کی جانب سے جہاد کے احکامات کا نزول ہوا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ، فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَي الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً، وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰي، وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَي الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا"(3)

مومنوں میں سے برابر نہیں ہیں (جو) کسی عذر کے بغیر بیٹھے رہنے والے (جہاد سے) اور اللہ کے راستے میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے اللہ نے درجہ میں فضیلت بخشی ہے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے ان سب کے لیے اچھا وعدہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم کی فضیلت بخشی جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر۔

کتب احادیث میں ترغیب جہاد پر بہت سے احادیث موجود ہیں انہی ذخیرہ احادیث میں سے بخاری شریف کی ایک حدیث ہے:

"أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ»"(4)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ یہ بیان فرماتے ہیں عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ کون آدمی سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایمان والا جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور اپنے مال سے جہاد کرے۔

جہاد کے احکامات کے نزول کے بعد اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لیے بہت سے غزوات میں نبی اکرم ﷺ نے لشکر اسلام کی بنفس نفیس قیادت کی اور بعض اسلامی لشکروں کی قیادت اپنے صحابہ کرام کو دیکر محاذ جنگ پر روانہ کیا جنہیں بعض محققین نے سَرِیّہ کا نام دیا ہے۔ جیساکہ علامہ شبلی نعمانی بیان کرتے ہیں:

"غزوہ کے علاوہ ایک اور لفظ ہے یعنی "سریہ" غزوہ اور سریہ میں لوگوں کے نزدیک یہ فرق ہے کہ غزوہ میں کم سے کم آدمیوں کی ایک خاص تعداد ضروری ہے، سریہ میں کوئی قید نہیں۔ ایک آدمی بھی کہیں لڑائی کی دیکھ بھال کو بھیج دیا گیا تو یہ بھی سریہ ہے بعضوں کے نزدیک غزوہ کے لئے یہ شرط ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بہ نفس نفیس اس میں شرکت کی ہو"(5)

تربیت کا اہتمام

آنحضرت ﷺ کا شیخین کو مختلف محاذوں پر لشکر کی امارت دیکر بھیجنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ انہیں تربیت کے مراحل سے گزارا جا رہا تھا کہ اپنے دور خلافت میں کٹھن حالات کا مقابلہ کر سکیں اور جنگی مہارت کی استعداد ان نفوس میں پختہ ہو۔ جیساکہ ابن خلدونؒ نے خلیفہ یا امام کے درج ذیل اوصاف وخصائص بیان کی ہیں جن میں جنگی اقدامات میں مہارت کو نہایت اہم قرار دیا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

"وأما شروط هذا المنصب فهي أربعة ألعلم والعدالة والكفاية وسلامة الحواس والاعضاء مما يؤثر في الرأي والعمل واختلف في شرط خامس وهو النسب القرشي"(6)

ان مناصب کی چار شرائط ہیں علم، عدالت، کفایت سلامتی، اعضاء کی درستگی ان کا رائے اور عمل کے ساتھ گہرا ربط ہے پانچویں شرط اور بھی ہے وہ یہ کہ وہ قرشی النسب بھی ہوں۔

مذکورہ بالا تمام اوصاف حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما میں بدرجہ اتم موجود تھے ان اوصاف میں ایک اہم وصف شجاعت وبہادری کو بیان کیا گیا جس کی تعریف ابن خلدونؒ نے ان الفاظوں میں بیان کی ہے جو کہ مضمون کے اعتبار سے ہمارا اصل

مقصود ہے۔

"وأما الكفاية فهو أن يكون جريئا على إقامة الحدود واقتحام الحروب بصيرا بها كفيلا يحمل الناس عليها عارفا بالعصبية وأحوال الدهاء قويا على معاناة السياسة ليصح له بذلك ما جعل إليه من حماية الدين وجهاد العدو وإقامة الاحكام وتدبير المصالح"(7)

کفایت ضروریہ اس وجہ سے ہے کہ خلیفہ حدود اللہ کے قیام اور جنگ وجہاد کے لیے اقدامات کرے اور آسان طریقہ سے عوام الناس کو شرعی حدود کا پابند اور جہاد پر آمادہ کر سکے عصبیت کی حقیقت کو جانتا ہو سیاست پر پوری دسترس حاصل ہو تا کہ ان ذریعوں سے حمایت دینیہ، اللہ کی راہ میں جہاد، مذہبی احکامات کے قیام کی تدابیر جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذمہ لگائی ہیں اچھے طریقہ سے انجام دے۔

درج بالا جواہر شیخین رضی اللہ عنہما کی خاص پہچان تھے اسی خصوصیت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو متعدد جنگوں میں امیر لشکر بنا کر بھیجا اور ان نفوس قدسیہ نے میدان جہاد میں نہایت گراں قدر خدمات سرانجام دیں جیسا کہ حکومت کا استحکام وپائیداری جہاد میں بتلائی گئی:

"عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ لِي: «إِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ» قَالَ: قُلْتُ: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَمَّا «رَأْسُ الْأَمْرِ فَالْإِسْلَامُ، وَأَمَّا عَمُودُهُ فَالصَّلَاةُ، وَأَمَّا ذِرْوَةُ سَنَامِهِ فَالْجِهَادُ»"(8)

حضرت معاذ بن جبل بیان کرتے ہیں: ہم غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم لوگوں کو حکومت کی بنیاد، اس کے ستون اور اس کی کوہان کی بلندی بتلاؤں؟ حضرت معاذ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا جی ہاں اے رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا اسلام حکومت کی اصل ہے اور نماز اس کے ستون ہیں اور جہاد اس کی کوہان ہے۔

شیخین رضی اللہ عنہما اسلام قبول کرنے کے بعد ہمیشہ تنگی وآسانی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہر میدان کارزار میں شریک رہے اور ہر معرکہ میں نہایت گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ لیکن بعض معرکے ایسے ہیں جن میں شیخین کو آنحضرت ﷺ نے بحیثیت امیر لشکر بنا کر بھیجا جو ان حضرات کی جرات وشجاعت، عسکری مہارت اور جہادی خدمات پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بحیثیت امیر لشکر:

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ عہد رسالت ﷺ میں امور مملکت کو چلانے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حیثیت دست راست اور مشیر خصوصی کی تھی اسی طرح آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق کو بہت سے غزوات میں امیر لشکر بنا کر روانہ کیا۔

سلمہ بن اکوعؓ گواہی دیتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق کو عہد رسالت میں متعدد غزوات میں امیر الشکر بنا کر بھیجے گئے:

"عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ، يَقُولُ: «غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ البُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ"(9)

یزید بن ابی عبید سے کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع سے سنا وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سات غزووں میں شریک

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

رہا ہوں اور نوایسے لشکروں میں شریک ہوا ہوں جو آپ ﷺ نے بھیجے تھے (مگر آپ ﷺ خود ان میں شریک نہیں ہوئے تھے) کبھی ہم پر ابو بکرؓ امیر ہوئے اور کسی فوج کے امیر اسامہؓ ہوئے۔

آنحضرت ﷺ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو متعدد مواقعوں پر بہت سے جہادی لشکروں کا امیر مقرر فرمایا جس کی تائید درج بالا روایت سے بھی ہوتی ہے اور جن کی تفصیلات سیرت کی بہت سی کتابوں میں بھی مذکور ہے جن کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

غزوہ احد

جب غزوہ احد کے موقع پر ستر کے قریب صحابہ شہید ہوئے اور صحابہ کرام بڑی تعداد میں زخمی تھے اور خود رسول اللہ ﷺ بھی زخموں سے چور تھے ایسے میں خطرہ محسوس ہو کہ کہیں مخالفین پھر سے حملہ آور نہ ہوں لہذا آپ ﷺ نے فرمایا کون کون ان مشرکین کا تعقب کرے گا آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ستر صحابہ تیار ہو گئے اور حضرت ابو بکر ان میں پیش پیش تھے۔

مشرکین کے تعقب کے لیے جو حضرات نکلے ان نفوس کی خود باری تعالیٰ نے تحسین فرمائی:

"اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ"(10)

جن لوگوں نے زخمی ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمابرداری کی (اور حمراء الاسد کے لیے روانہ ہو گئے) ان میں سے جنہوں نے نیکی کی اور متقی ہیں ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

ان قدوسی صفات لشکر کا امیر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بنایا گیا۔

"احد کی شکست کے بعد جب ابوسفیان واپس لوٹا تو اس کو خیال آیا کہ مدینہ پر حملہ کرنا چاہئے کیونکہ اس وقت مدینے کی کل آبادی بھی اس کی جمعیت کی برابر نہ تھی۔ جب حضورؐ کو یہ اطلاع ملی تو آپؐ نے حضرت ابو بکر کو امیر مقرر کر کے کچھ مجاہدین ان کے تحت روانہ کئے۔ کیونکہ خود حضورؐ اس وقت زخموں سے چور تھے"(11)

مذکورہ بالا گفتگو کی تائید بخاری شریف کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے۔

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، {الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ القَرْحُ} [آل عمران: 172] لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ، قَالَتْ لِعُرْوَةَ: يَا ابْنَ أُخْتِي، كَانَ أَبَوَاكَ مِنْهُمْ: الزُّبَيْرُ، وَأَبُو بَكْرٍ، لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَانْصَرَفَ عَنْهُ المُشْرِكُونَ، خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا، قَالَ: «مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ» فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا، قَالَ: كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَالزُّبَيْرُ"(12)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت "وہ لوگ جنہوں نے زخمی ہونے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہا ان میں سے جنہوں نے نیکی کی اور پرہیز گاری کی" کے متعلق عروہ سے کہا، میرے بھانجے تمہارے والد زبیر اور ابو بکر (نانا) بھی انہیں میں سے تھے۔ احد کی جنگ میں رسول اللہ ﷺ کو جو تکلیف پہنچی تھی اور مشرکین (مکہ) واپس ہونے لگے تو رسول اللہ ﷺ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں وہ پھر پلٹ کر حملہ نہ کر دیں۔ ان وجوہات کی بناپر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون کون ان کا پیچھا کرنے جائے گا۔ اسی وقت ستر صحابہ تیار ہو گئے راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت زبیر بھی ان میں شامل تھے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

البدایۃ والنہایۃ میں بھی مذکورہ حوالہ سے گفتگو کی گئی ہے۔

"لما أصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أصاب يوم أحد وانصرف عنه المشركون خاف أن يرجعوا فقال من يذهب في إثرهم فانتدب منهم سبعون رجلا فيهم أبو بكر والزبير"(13)

جب رسول اللہ ﷺ نے احد کے روز جو تکالیف اٹھائیں اور مشرکین ان سے واپس چلے گئے تو ڈر ہو کہ مشرکین (کہیں) واپس نہ آجائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کے پیچھے کون جائے گا، جن میں ابو بکر اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔

غزوہ مصطلق

غزوہ مصطلق میں جنگی کمان گو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی تھی لیکن شیخین کو نہایت اہم جنگی مناصب پر فائز کیا گیا جیسا کہ مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی بیان کرتے ہیں:

"مہاجرین اور انصار کے جدا جدا علم تھے انصار کا علم سعد بن عبادہ کے ہاتھ میں تھا اور مہاجرین کے علمبر دار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے سیدنا فاروق اعظم کو مقدمۃ الجیش پر مقرر کیا گیا"14

غزوہ خندق

غزوہ خند کے موقع پر مشرکین مکہ دس ہزار کا لشکر لیکر حملہ آور ہوئے جن میں بنو نضیر، روسائے قریش، بنو غطفان بنو اسد اور بنو سلیم کے افراد شامل تھے اور صحابہ کرام نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ملکر جنگی حکمت عملی کے تحت خندق کھودی اس غزوہ میں ایک فوجی دستے کی کمان سیدنا صدیق اکبر کے سپرد کی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بیان فرماتے ہیں:

"وفی غزوۃ الخندق امّرسول الله ﷺ ابابکر رضی الله عنه علی جماعة من اصحابه، وولاّہ مسؤولية الحفاظ على جانب من الخندق، وانّ مسجدالصدّيق لدى الخندق هو الذى كان منزل الصديق في هذه الغزوة" (15)

ان میں سے ایک (کی تفصیل) یہ کہ غزوہ خندق کے موقع پر ایک دستہ کی کمان حضرت ابو بکر صدیق کو دی گئی تھی اور ان کو اس (بنو نضیر کی) جانب حفاظت سونپی گئی تھی یہ جگہ مسجد صدیق اکبر کے پاس ہے (یہ مسجد اب بھی قائم ہے جو اس واقعہ کی یاد دلاتی ہے)

سَریّہ بنی کلاب

بنی کلاب کے خلاف مہم جوئی کے لے آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور سلمہ بن اکوع کو مع ایک فوجی دستہ کے آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا بنی کلاب سے سخت جنگ ہوئی ان کے بہت سے افراد کو قتل کیا اور بہت سے افراد کو گرفتار کیا:

" ثُمَّ سرية أَبِي بَكْرٍ الصديق إلى بني كلاب بنجد ناحية ضرية فِي شعبان سنة سبع من مهاجر رَسُولُ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْكِنَانِيُّ. أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ.أَخْبَرَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنُ الأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – عَلَيْنَا فَسَبَى نَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلْنَاهُمْ. فَكَانَ شِعَارُنَا: أَمِتْ أَمِتْ! قَالَ: فَقَتَلْتُ بِيَدَيَّ سَبْعَةَ أَهْلَ أَبْيَاتٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ"(16)

پھر ہجرت کے ساتویں سال شعبان میں سریۃ ابو بکر صدیق نجد میں بنو کلاب کے خلاف ہوا ہمیں بتلایا ہاشم بن القاسم الکنانی نے ہمیں بتلایا عکرمہ بن عمار نے ہمیں بتلایا ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد کے حوالہ سے کہتے کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق کے ہمراہ

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

جہاد کیا نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے انہیں ہم پر امیر بنا کر بھیجا انہوں نے مشرکین کے کچھ افراد گرفتار کیے جنہیں ہم نے قتل کر دیا ہمارا اشعار امت امت تھا کہتے ہیں میں نے اہل ابیات کے سات افراد کو قتل کیا جو مشرکین میں سے تھے۔

مذکورہ بالا روایت کی تائید اور مزید وضاحت المستدرک کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے:

"عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ شِعَارُنَا يَعْنِي أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمِتْ أَمِتْ»"(17)

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ کے زمانے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی ہمارا یعنی نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے صحابہ کرام کا شعار (خفیہ کوڈورڈ) امت امت ہوتا تھا۔

غزوہ خیبر

خیبر کے موقع پر آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے یہود سے مقابلہ کے لیے کئی فوجی لشکروں کو روانا کیا ان میں سے ایک لشکر کی قیادت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے کی: "عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى بَعْضِ حُصُونِ خَيْبَرَ فَقَاتَلَ وَجُهِدَ وَلَمْ يَكُنْ فَتْحٌ»"(18)

سلمہ بن عمرو بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ کی جانب بھیجا آپ رضی اللہ عنہ نے (ان سے) جنگ کی قتال اور بہت جدوجہد کی لیکن مکمل فتح نہ ہو سکی۔

اسی واقعہ کی تفصیلات کو ابن ہشام نے اس طرح بیان کیا ہے:

"عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرَايَتِهِ، وَكَانَتْ بَيْضَاءَ، فِيمَا قَالَ ابْنُ هِشَامٍ، إِلَى بَعْضِ حُصُونِ خَيْبَرَ، فَقَاتَلَ، فَرَجَعَ وَلَمْ يَكُ فَتْحٌ، وَقَدْ جَهَدَ، ثُمَّ بَعَثَ الْغَدَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَاتَلَ، ثُمَّ رَجَعَ وَلَمْ يَكُ فَتْحٌ، وَقَدْ جَهَدَ"(19)

سلمہ بن عمر بن الاکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کے علم کے ساتھ بھیجا اور وہ سفید تھا پس اس بارے میں ابن ہشام کہتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق کو خیبر کے قلعوں سے ایک قلعہ کی جانب روانہ کیا آپ نے ان سے جنگ کی اور بہت جدوجہد کی لیکن مکمل فتح نہ ہوئی۔ اگلے دن عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھیجا آپ نے ان سے جنگ کی اور خوب لڑائی کی لیکن مکمل فتح نہ مل سکی۔

مذکورہ غزوہ کے حوالہ سے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے بھی خوب تفصیلات بتلائی ہیں آپؒ بیان فرماتے ہیں:

"انّه كان مرافقاً للنبيﷺ في غزوة خيبر، بعثه رسول الله ﷺ إلى بعض حصون خيبر،وان كان ظهر في هذه الغزوة" از آنجمله آنست که چون غزوهء خيبر واقع شد حضرت صديق حاضرآن واقعه بود و به مقتضاي سيرت آنحضرت صلي الله عليه وسلم در خلفاء كه به منزله منتظر الامارت معامله ميكردند حضرت صديق امير لشكر شد"(20)

وہ خیبر کی جنگ میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے رفیق تھے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے آپ کو اس غزوہ میں بعض قلعوں کی جانب بھیجا۔ ان

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

میں سے یہ کہ جب خیبر کی جنگ ہوئی تو اس موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود تھے اور بتقضائے احکامات آنحضرت ﷺ ان خلفاء میں سے جس نے امیر بننے پر آمدگی کی، معاملہ یہ کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق کو امیر لشکر بنادیا۔

خیبر میں یہودیوں کے چھ مظبوط قلعے تھے جن میں یہ قلعہ بند ہوگئے تھے غرض یہ کہ اس غزوہ میں حضرت ابو بکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو باری باری امیر لشکر بنایا گیا ان حضرات نے بھرپور خیبر والوں سے جنگ کی بہت سی کامیابیوں کو سمیٹا بہت سی فتوحات ملیں لیکن یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ان قلعوں میں سب سے مظبوط قلعہ ناعم جو مرحب کا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور اس قلعہ کو فتح کیا:

"قَالَ: يَقُولُ سَلَمَةُ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: خُذْ هَذِهِ الرَّايَةَ، فَامْضِ بِهَا حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ"(21)

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت سلمہ بیان کرتے ہیں: پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا وہ مسلح ہو کر آئے تو ان کی آنکھوں میں گرانی تھی پھر فرمایا اس علم کو تھامو یہاں تک کہ اللہ تمہارے ہاتھ پر فتح دے۔

جنگ بنو فرازہ

بنو فرازہ سے جنگ کے لیے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق کو امیر مقرر فرمایا:

"حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ، أَمَّرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ، أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسْنَا، ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ، فَوَرَدَ الْمَاءَ، فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ، وَسَبَى"(22)

ایاس بن سلمہ کے والد نے بیان کیا کہا: ہم نے بنو فزارہ سے جنگ لڑی اور ابو بکرؓ ہمارے سربراہ تھے رسول اللہ ﷺ نے ہمارا امیر انہیں مقرر کیا تھا۔ جب ہمارے اور پانی (چشمے) کے درمیان ایک گھڑی کی مسافت رہ گئی تھی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ہمیں حکم فرمایا اور رات کے آخری حصے میں ہم اتر پڑے پھر ان لوگوں پر دھاوا ابولا اور پانی پر پہنچ گئے پھر ہم نے جسے قتل کیا سو قتل کیا اور (باقی) قیدی بنائے۔

مسلم شریف کی طرح اس روایت کو تاریخ طبری میں بھی بیان کیا گیا کہ وادی القریٰ کی جانب لشکر کشی کی گئی یہاں بنی فزارہ والے آباد تھے اس کی سرکوبی کے لیے سلمہ بن الاکوع روایت کرتے ہیں کہ اس مہم کے لیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر روانا کیا گیا۔

عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عن ابيه، قال: امر رسول الله ص عَلَيْنَا أَبَا بَكْرٍ فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنْ بَنِي فَزَارَةَ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَاءِ أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسْنَا، فَلَمَّا صَلَّيْنَا الصُّبْحَ، أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ عَلَيْهِمِ(23)

ایاس بن سلمہ اپنے والد کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس مہم میں رسول اللہ نے ابو بکر کو ہمارا امیر مقرر کیا ہم بنو فزارہ کی ایک جماعت پر چڑھائی کی پانی کے قریب جا کر ابو بکر نے ہمیں رات بسر کرنے کا حکم دیا ہم نے رات گزاری صبح کی نماز کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حملے کا حکم دیا۔

معروف مؤرخ اکبر شاہ نجیب آبادی بھی مذکورہ بالا واقعہ کی تائید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"خیبر سے واپس مدینہ پہنچ کر آپ ﷺ نے ان تمام قبائل کی طرف جو مسلمانوں کی بیخ کنی کی کوششوں اور سازشوں میں لگے ہوئے تھے ایک ایک دستہ فوج، ادب آموزی اور رعب قائم کرنے کے لیے روانہ کیا، تاکہ کوئی بڑی بغاوت اور خطرناک سازش سر سبز نہ ہونے پائے چنانچہ نجد کے قبیلہ فزارہ کی جانب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ کیے گئے قوم ہوازن کی طرف سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو تیس سواروں کے ساتھ روانہ کیا گیا"24

غزوہ تبوک

غزوہ تبوک کا جس وقت میں اہتمام کیا گیا تو مدینہ شہر سے باہر نکلنے کے بعد مقام کرنیۃ الوداع پر لشکر اکٹھا ہوا اور آنحضرت ﷺ ارشاد فرمایا کہ امیر لشکر ابو بکرؓ ہوں گے۔ اور آپ کی صوابدید پر سب معاملات ہوئے۔

"ولمّا خرجت جنود المسلمین من المدینة في غزوة تبوك اسند الیه النبیﷺ مسؤولیة تفقّد العسكر،اقامة الصلاة"(25)

تبوک کے موقع پر جب مسلمان افواج (مدینہ) شہر سے باہر نکل آئیں تو لشکر کی امارت حضرت ابو بکر صدیق کے سپرد کی گئی اور مرض کے آخری ایام میں اقامت صلوۃ کے لیے آپ کو مقرر کیا۔

غزوہ تبوک کے بعد حضور ﷺ کو اطلاع ملی کہ عرب کا ایک قبیلہ وادی الرمل میں جمع ہے اور شب خون کا ارادہ رکھتا ہے حضورؐ نے اپنا نشان دیکر حضرت ابو بکرؓ کو ان کی سرکوبی کے لئے مامور فرمایا

سَرِیّة کراع الغمیم

"سن 6ھ میں جب حضورؐ نے بنی لحیان پر حملہ کیا تو وہ لوگ پہاڑ کی چوٹیوں پر قلعہ بند ہوگئے۔ آپؐ نے مختلف سمت فوجی دستے روانہ کئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں سب سے عمدہ دستہ کراع الغمیم کی سمت روانہ کیا"(26)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں:

"ومعاملتهﷺعُمَرَ رضی الله عنه تشهد على ذلك، بان جعله امیراً في بعض الغزوات، وقرره عاملاً على أخذ الصدقات في المدینة المنورة"(27)

بعض غزوات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امیر (لشکر) بنایا گیا اور یا صدقات مدینہ کا عامل بنایا گیا۔

سَریّۃ تربہ

طبقات ابن سعد کی روایت کے مطابق:

"ثُمَّ سرية عُمَر بْن الْخَطَّاب. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. إلى تربة فِي شعبان سنة سبع من مهاجر رَسُولِ اللهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – قَالُوا: بَعَثَ رَسُول اللهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – عُمَر بْن الْخَطَّاب فِي ثَلاثِينَ رَجُلا إِلَى عُجزِ هَوَازِنَ بِتُرْبَةَ. وهي بناحية العبلاء عَلَى أربع ليال مِن مكّة طريق صنعاء ونجران. فخرج وخرج معه دليل مِن بني هلال. فكان يسير الليل ويكمن النهار. فأتى الخبر هوازن فهربوا. وجاء عُمَر بْن الْخَطَّاب محالهم فلم يلق منهم أحدا فانصرف راجعا إلى

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

المدينة"(28)

سات ہجری شعبان میں تربہ کی جانب حضرت عمر بن خطاب معرکہ پر روانہ ہوئے رسول اللہ ﷺ نے تیس مجاہدین کے ہمراہ عمر بن خطاب کو قبیلہ ہوازن کی ایک شاخ کی سرکوبی کے لیے تربہ کی جانب بھیجا جو مکہ سے چار رات کے فاصلے پر جو العبلا کے نواح میں صنعا نجران کے راستہ پر ہے بنی ہلال کا ایک راستہ بتانے والا ان کے ہمراہ تھا ہم دن کو پوشیدہ رہتے اور رات کو سفر کرتے تھے ہوازن کو خبر ہوئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے جب عمر بن خطاب ان کی بستی میں آئے تو کوئی شخص نہ ملا۔

جنگ خندق

"الاولى: ولّاه رسول الله ﷺمسؤولية الحِفاظ على جانب من الخندق، وأُسس فيه مسجد باسم عمر. الثانية: كتب أهل السير انّ عمر بن الخطاب والزبير بن العوام قاتلا جماعة من الكفار، ومزقاها تمزيقاً، إذجاء الى عمر رضى الله عنه ضِرَاربن الخطاب، واشهر رمحه عليه، ثم اعرضَ عنه، وقال: هذه منّهة امنّها عليك. الثالث: في يوم من ايام الخندق فاتته صلاةُ العصر بسبب اهتمامه يدفع الكفار، فتاسّف على ذلك غاية الاسف فشاركه النبى ﷺ وقال:ماصلّيتُها أيضاً، وهكذاعالجَ تاسفه"(29)

"کفار کبھی کبھی خندق میں اتر کر حملہ کرتے تھے آنحضرت ﷺ نے اس غرض سے خندق کے ادھر ادھر کچھ فاصلہ پر اکابر صحابہ کو متعین کر دیا تھا کہ دشمن ادھر نہ آنے پائیں،ایک حصہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ متعین تھے۔چنانچہ یہاں ان کے نام کی ایک مسجد آج بھی موجود ہے۔ایک دن کافروں نے حملہ کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زبیر کے ساتھ آگے بڑھ کر روکا۔اوران کی جماعت درہم برہم کر دی۔ایک اوردن کو کافروں کے مقابلہ میں اس قدر مصروف رہنا پڑا کہ عصر کی نماز قضاء ہوتے ہوتے رہ گئی۔چنانچہ آنحضرت ﷺ کے پاس آکر عرض کیا کہ آج کافروں نے نماز پڑھنے تک کا موقع نہ دیا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایامیں نے بھی اب تک عصر کی نماز نہیں پڑھی"(30)

غزوہ خیبر

"كان عمر رضى الله عنه في بعض أيام خيبر اميراً على الجيش، فجاهدواستمات في سبيل الله"(31)

اوران میں سے یہ حقیقت بھی ہے کہ خیبر کی جنگ میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

غزوہ خیبر کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے ایک عسکری دستہ کی قیادت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حوالہ کی جس کے بارے میں علامہ شبلی رقمطراز ہیں:

"آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنا کر بھیجا لیکن انہیں مکمل کامیابی نہ ملی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مامور ہوئے۔وہ برابر دودن جا کر لڑے"(32)

خلاصہ تحقیق

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا شمار خلفائے اولین میں ہوتا ہے اکثر احادیث وفقہ کی کتب میں شیخین کا لفظ دونوں حضرات کا مشترکہ تذکرہ کرتے ہوئے کیا گیا ہے۔ جیسے ہی جہاد کے احکامات کا نزول ہوا اور دشمنان اسلام سے جنگی مقابلوں کا آغاز ہوا تو متعدد مواقعوں پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر کی قیادت میں عسکری لشکر روانہ کیے جن کا تذکرہ سیرت و تاریخ کی کتب میں جابجا کیا گیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق کو غزوہ احد، غزوہ خندق، جنگ فرازہ، سریہ بنی کلاب، غزوہ خیبر، غزوہ تبوک اور کراع الغمیم کے مواقعوں پر لشکر کا امیر بنا کر روانہ کیا گیا۔ اسی طرح فاروق اعظم کو بھی متعدد فوجی دستوں کی قیادت دی گئی مثلاً غزوہ خندق، غزوہ خیبر اور جنگ تربہ وغیرہ۔ ان دونوں اشخاص نے ان جنگوں میں نہایت گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور بھرپور فتوحات حاصل کیں اور ان جنگوں میں بھرپور اپنی عسکری صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ کا بار بار ان حضرات کو مختلف محاذوں پر بھیجنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ رسول اللہ کو ان حضرات کی شجاعت و بہادری اور عسکری صلاحیت پر مکمل اعتماد تھا۔ غالباً ان دونوں کو مختلف عسکری محاذوں پر بھیجنے کا مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کی عسکری صلاحیتوں کو خوب نکھارا جائے اور پھر تاریخ شاہد ہے انہی عسکری صلاحیتوں کا آگے چل کر اپنے ادوار خلافت میں بھرپور مظاہرہ کیا اور اسلامی سلطنت کو بھرپور وسعت دی، روم و فارس کی سلطنتوں کو پیوند خاک کیا۔ ہمارا اس آرٹیکل کو لکھنے کا مقصد حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کی عسکری خدمات کو عوام الناس کے سامنے لانا ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

1۔ الذہبی، شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد (م748ھ) میزان الاعتدال فی نقد الرجال، بیروت ولبنان، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، الطبعۃ الاولی، 1382/ 1963، 524:1

2۔ امام احمد بن حنبل، ابو عبداللہ احمد بن محمد (م241ھ) مسند الامام احمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الاولی 1421/ 2001، 40:2، حدیث نمبر 602

3۔ سورۃ النساء، 95:4

4۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، صحیح البخاری، 15:4، حدیث نمبر 2786

5۔ شبلی نعمانی، علامہ، ندوی، سلیمان، سید علامہ، سیرۃ النبی ﷺ، لاہور، ادارہ اسلامیات، دینانا تھ مینشن مال روڈ، اشاعت اول 1424/ 2002، 349:1

6۔ ابن خلدون، عبدالرحمن بن محمد (م808ھ) تاریخ ابن خلدون، بیروت، دار احیاء التراث العربی، س ن، 193:1

7۔ ابن خلدون، عبدالرحمن بن محمد (م808ھ) تاریخ ابن خلدون، 193:1

8۔ الحاکم، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد (م405ھ) المستدرک علی الصحیحین، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولی، 1411/ 1990، 86:2، حدیث نمبر 2408

9۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، صحیح البخاری، ناشر، دار طوق النجاۃ، الطبعۃ الاولی، 1422ھ، 144:55، حدیث نمبر 4270

10۔ سورۃ آل عمران، 172:3

11۔ رکن الدین، چوہدری خان، سیدنا خلفائے راشدین، کراچی، پاک اکیڈمی بک سیلرز اینڈ پبلشرز، دکان نمبر 22، جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ، 1986ء ص 85، 86

12۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، صحیح البخاری، 102:5، حدیث نمبر 4077

13 ۔ ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر (م774ھ) البدایۃ والنہایۃ، ناشر، دار احیاء التراث العربی، الطبعۃ الاولی 1408/ 1988، 58:4

14 ۔ اکبر شاہ، مولانا نجیب آبادی، تاریخ اسلام، طباعت، لاہور، گنج شکر پرنٹرز، اشاعت پنجم 2009، 195:1

15 ۔ شاہ ولی اللہ، محدث دہلوی (م1176ھ)، ازلۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، تحقیق وتعلیق: تقی الدین، ڈاکٹر ندوی، دمشق، دار القلم، 1434/ 2013، 43:3

16 ۔ ابن سعد، ابوعبداللہ محمد بن سعد (م230ھ) الطبقات الکبری، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولی، 1410/ 1990، 90:2

17 ۔ الحاکم، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد (م405ھ) المستدرک علی الصحیحین، حدیث نمبر 2515

18 ۔ الحاکم، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد (م405ھ) المستدرک علی الصحیحین،، 39:3، حدیث نمبر 4338

19۔ ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیر (م213ھ) السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، مصر، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی واولادہ، الطبعۃ الثانیۃ، 1375/ 1995، 334:2

20 ۔ شاہ ولی اللہ، محدث دہلوی، (م1176ھ) ازلۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، 47:3

21 ۔ ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیر (م213ھ) السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، 334:2

22۔ مسلم بن الحجاج، ابوالحسن القشیری (م261ھ) صحیح مسلم، بیروت، دار احیاء التراث العربی، س ن، 1375:3، روایت نمبر 1755

23 ۔ الطبری، محمد بن جریر بن یزید (م369ھ) تاریخ الطبری، بیروت، دار التراث، الطبعۃ الثانیۃ، 1387ھ، 644:2، 643۔

24 ۔ اکبر شاہ، مولانا نجیب آبادی، تاریخ اسلام، 222:1

25 ۔ شاہ ولی اللہ، محدث دہلوی (م1176ھ) ازلۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، 124:1۔

26۔ رکن الدین، چوہدری خان، سیدنا خلفائے راشدین، کراچی، پاک اکیڈمی بک سیلرز اینڈ پبلشرز، دکان نمبر 22، جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ، 1986ء ص 85، 86

27 ۔ شاہ ولی اللہ، محدث دہلوی (م1176ھ) ازلۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، 124:1

28 ۔ ابن سعد، ابوعبداللہ محمد بن سعد (م230ھ) الطبقات الکبری، 90:2

29 ۔ شاہ ولی اللہ، محدث دہلوی (م1176ھ)، ازلۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، 140:3، 139

30 ۔ شبلی نعمانی، علامہ، الفاروق، ناشر، کراچی، دار الاشاعت اردو بازار، 1991ء، ص 59

31 ۔ شاہ ولی اللہ، محدث دہلوی (م1176ھ)، ازلۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، 147:3

32 ۔۔ شبلی نعمانی، علامہ، الفاروق، ناشر، کراچی، دار الاشاعت اردو بازار، 1991ء، ص 63

❖❖❖